الاسلام سوال و جواب
www.islamQA.com

اور ٹیکس کے محکمہ میں ملازمت کرنا

سنا کہ یہ کام جائز نہیں، لہذا میں نے اس
بہت مدت ہو چکی لیکن مجھے کوئی اطمنان بخش
ہے گزارش کہ آپ اس مسئلہ میں حسب استطاعت
ر تفصیل سے بیان کریں ؟

الحمد
للہ :اول:
ح بات یہ کہ کسمٹم
سامان پر حاصل کردہ فیس حرام .
ور ایسا کرنے میں ظلم
ی بھی معصوم مال کو مالك کی مرضی اور خوشی کے
غیر حاصل
ت وضاحت سے نصوص اور دلائل پائے جاتے ہیں اور
ان
شدت سے منع کیا گیا .
سے ایك دلیل زنا کا
رت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
ان بھی کہ :
ی توبہ کی اگر ایسی
بھی توبہ کرتا تو اسے بخش دیا جاتا"
لم شریف حدیث نمبر (1695).

اللہ تعالی کے تیں:

بیان کیا گیا کہ :

سے زیادہ قبیح معاصی
، اور یہ اس لیے کہ لوگوں سے اس کا مطالبہ
، اور یہ تکرار کے ساتھ ہوتا ، اور اس
مال ناحق چھینا جاتا ، اور اس مال کو ناحق
اجاتا .اھ۔
ر ابوداود رحمہ اللہ

الاسلام سوال و جواب
www.islamQA.com

عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی
ویہ فرماتے ہوئے سنا:
ینہ) والا شخص جنت میں
ے نہیں ہوگا"
مد حدیث نمبر (17333) سنن
ود حدیث نمبر (2937).
رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں:
لغیرہ ، اور علامہ
ف ابوداود میں اسے ضعیف قرار دیا .
گائے جانے والے ٹیکس
کو"ماکس" یا "مکاس" یا "عشار" کہا جاتا ،
ص وصول کرتا ، علماء کرام نے ٹیکس کی کئی
ایک
ں بیان کی ہیں.
ایک صورت یہ بھی کہ :

ے کا وطیرہ تھا، اور
رنے والے شخص سے چند درہم بطور ٹیکس وصول کیا
کرتے
تھے .
صورت یہ بھی کہ :

کا لینے والا عامل شخص
پنے لیے وصول کرتا تھا.
صورت یہ بھی کہ :

نے والے تاجروں سے وزن
تھے ,اور یہ صورت کسٹمز کے زیادہ مشابہ اور
قریب .
یں ان تینوں صورتوں کو
بیان کیا گیا کہ :
موس میں کہ :
ور ظلم و زیادتی اور ان
ی مارکیٹ میں تاجروں سے وصول کیے جاتے تھے .

ں جو زکاۃ اکٹھی کرنے

ھی کرنے کے بعد لیتا تھا.
ھایہ "میں کہا:

جو ٹیکس لینے والا
دسواں حصہ العشار کہتے ہیں.
رح السنہ "میں کہا:

ل سے وہ شخص مراد لیا
مارکیٹس گزرنے پر وصول کیا جاتا ہے.اھ۔

رحمہ اللہ تعالی اپنی
الاوطار" کہتے ہیں:
ں و جو لوگوں سے ناحق
ا کام کرتا)اھ۔
یکس حرام ، بلکہ بعض
کے یہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے.

اولی النھی" میں کہا:

وال کا دسواں حصہ لینا
وں نے لوگوں پر جو ٹیکس مقرر کر رکھے ہیں،
ناحق اور غیر شرعی ہیں.
تعالی کا کہنا ہے:

ھاد جائز نہیں)اھ۔

طالب اولی النھی (2/ 619
).
مکی رحمہ اللہ تعالی"
الکبائر" (1/ 180) میں کہتے ہیں:
ان کبیرہ گناہ : ٹیکس
ونا، مثلا اس کا لکھنا، لوگوں کے حقوق کی
وا تو یہ حقوق انہیں واپس کردیے جائیں گے ، یہ
باری تعالی میں داخل :
لوگوں پر جو لوگوں
ناحق فساد مچاتا چاہتے ہیں انہیں کے لیے
کا عذاب } الشوری (42)

لوگوں کی ساری اقسام
ن و ممد ہیں، بلکہ و تو اپنے آپ پر ظلم کرنے
ا پھر ٹیکس لکھنے والے ، یا اس کے گواہ ، یا
، کیونکہ یہ سب لوگ و کچھ لے رہے ہیں جس کے
اس میں جس کا وہ مستحق نہیں ، اسی لیے ٹیکس
یونکہ اس کا گوشت اور جسم حرام پر پلا ہوا .

ے کہ انہوں نے بندوں کے
سر اٹھا رکھے ہیں:
ٹیکس لینے والے کے پاس
ینا وا مال اور ان کے حقوق ادا کر سکے ؟ بلکہ
ظلوم تو اس کی نیکیاں لے جائیں گے ، اس کا ذکر
ث میں کچھ اسطرح ملتا :
ی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:
کیا تم میں معلوم
اور مفلس شخص کون ؟
رضی اللہ تعالی عنہم
عرض کیا:
رسول صلی اللہ علیہ
شخص جس کے پاس نہ تو درھم و دینار ہو اور نہ
مال و
متاع.
صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:
ت میں سے مفلس و قلاش اور
نیکیاں اور نماز، روزے اور زکاۃ کے ساتھ آئے
کیا ہوگا، اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا، اور
ی نیکیاں لے گا، اور وہ بھی اس کی نیکیاں لے
مظلوموں کا حق ادا کرنے سے قبل ختم ہو گئیں
خص پر ڈال کر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا"

مر رضی اللہ تعالی عنہ
ی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جنت میں داخل نہیں ہو
گا"

اللہ تعالی کہتے ہیں:

مراد وہ شخص جو تاجر
ر ٹیکس وصول کرتا ، یعنی زکا
حمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں:
یہ لوگ عشر کے نام سے
ام کے ٹیکس بھی وصول کرتے ہیں، بلکہ جو کچھ یہ
ن پیٹوں میں آگ بھرر ہیں، جس کی ان کے پاس
عالی کا غضب اور شدید قسم کا عذاب .اھ۔

بن تیمیہ رحمہ اللہ
شرعیہ "کے صفحہ نمبر (115) میں کچھ اس طرح کہتے
ہیں:
ستہ میں ڈاکہ ڈالنے
جانوروں اور سامان وغیرہ پر را بری (یعنی
ت یا ٹیکس وغیرہ لیتا وتویہ مکاس یعنی ٹیکس
ینے والوں کی ہی سزا دی جائے گی....
اکون ہیں کیونکہ اس سے
ہیں پڑتا، لیکن روز قیامت اس شدید قسم کا
ی اللہ علیہ وسلم نے غامدی قبیلہ کی عورت کے
رشاد فرمایا تھا:
ایسی توبہ کی اگر
بھی کرے تو اسے بخش دیا جائے "اھ۔
ی کیمٹی سے مندرجہ ذیل
ل کیا گیا:
ا کسٹم کے معاملات، یا
یں ملازمت کرنے کا حکم کیا ؟
یہ کے حرام اور حلال
ر کی چھان پھٹک کی جاتی اور اس پر کسٹم فیس
مقرر کی
ملازمت کا حکم کیا ہوگا؟
ں کا جواب تھا:
وغیرہ کے معاملات میں
کیہیں تو یہ بھی حرام ؛ کیونکہ اس میں ظلم
یں حرام اشیاء کا اقرار اور اس پر ٹیکس کا
پایا جاتا .اھ۔

ی اللجنۃ الدائمۃ
علمیۃ والافتاء (15/64)؛
ج وتا کے ٹیکس اور
اور اس پر معاونت کرنا شدید حرام .
دوم:
وئے کے یہ ظلم وستم
اس طرح کی ملازمت ترک کرنے سے مسلمانوں سے یہ
ی حالت میں چاہیے تو یہ کہ اگر ہم اس برائی کو
تی الامکان اسے کم کرنے کی کوشش اور جدوجہد
کریں.

پ یہ ملازمت اس مقصد سے
ختم اور اس میں حتی الوسع تخفیف کریں گے ، تو
اس میں
شخص جو اس محکمہ اور ملازمت میں صرف تنخواہ
کے حصول
لازمت ہو، یا قانون کی تنفیذ وغیرہ تو پھر یہ
شخص
میں ہی شامل ہوگا، اور جو چیز بھی اس نے کسی
شخص سے
اس کے بدلے میں نیکیاں دینا ہونگی، اللہ
متی وعافیت عطا فرمائے .
بن تیمیہ رحمہ اللہ
ی کہتے ہیں:
خص کے لیے ظلم کی معاونت و
کیونکہ تعاون کی دو قسمیں ہیں:
پہلی قسم:
ور تقوی و پرہیزگاری،
میل اور مستحقین تک حقوق کی ادائیگی میں ایک
تعاون و مدد کرنا....
دوسری قسم:
اور ظلم و زیادتی میں
سی معصوم اور مظلوم شخص کا ناحق خون کرنے میں
تعاون
میں معاونت کرنا، یا کسی کو ناحق مار پیٹ میں
د جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام
ار دیا ...

الاسلام سوال و جواب
www.islamQA.com

کا دارومدار مندرج
رمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر :
ت وطاقت کے مطابق اللہ
قوی اختیار کرو}
ی اللہ علیہ وسلم :

ں کوئی حکم دوں تو اپنی
مطابق اس پر عمل کرو"
اری و صحیح مسلم شریف.

مدار کے :مصالح کی
رابیوں کو معطل اور ان میں کمی کرنا واجب اور
ں میں تعارض و تو دو مصلحتوں میں سے اعظم اور
قوی
ں کو دور کیا جائے گا، لیکن اس کے ساتھ چھوٹی
ر گا، مشروع بھی یہی :
اور ظلم وزیادتی میں
ظلم کرنے میں ظالم کی مدد و معاونت کی، لیکن
جس
مظلوم شخص کی مدد کی یا اس کا حق ادا کرنے پر
اونت کی و
ظالم شخص کا، بالکل اسی طرح جس طرح کہ جو اس
قرض د ،
کے لیے مال اٹھانے کا ذمہ دار بنائے .
یم اور وقف کے ولی اور
س سے مال طلب کیا تو و نگران اس مال نے دینے
کی پوری
و مال کم دینے کی کوشش اور جدوجہد کرے ، تو یہ
بہتر
خلاف کوئی راستہ نہیں، (یعنی ان کو کوئی گناہ
یں ہو گا)
کسی بستی یا بازار یا
ئے تو ان میں سے ایک محسن اور اچھا شخص حتی
لامکان یہ
ن کے مابین قدر استطاعت تقسیم کرے اس میں و
اپنے
ی کسی دوسرے کے لیے ، اور نہ ہی اس میں کوئی

رشوت
اس ظلم کو ختم کرنے اور دینے کی ذمہ داری لے ، ص محسن شمار ہوتا .
ب یہی کہ جو شخص بھی اس
کیل بنے اور ان سے محبت رکھتے ہوئے ان سے بطور اور جو چاہے اس کا دفاع بھی کرے ، اور جس سے و چاہے اس
ظالموں میں شمار ہوگا جو آگ کے شعلوں میں جمع کیے
ان و مددگار بھی اور اس طرح کے دوسرے لوگ بھی جمع
یں پھینک دیا جائے گا.اھ۔
وع فتاوی ابن تیمیہ (18/ 284)
لہ اعلم .